ہمیشہ ذلیل سمجھی گئی۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا۔ اعمل لدنیاک کانک تعیش ابدا واعمل لآخرتک کانک تموت غدا۔ (اپنی دنیا کیلئے اس طرح کام کرو کہ گویا تم ہمیشہ رہوگے اور آخرت کیلئے اس طرح خلوص سے کرو کہ گویا تم کل ہی مرجاؤگے) دوسری جگہ فرمایا۔ التمسوا الرزق فی خبایا الارض۔ (روزی کو زمین کے تمام گوشوں میں تلاش کرو) اس قسم کے متعدد فرمان سے حضور نے صاف بتایا کہ کوشش رزق اور اکتساب مال کا تعلق نہ صرف دنیا سے ہے بلکہ مذہب سے بھی ضروری ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید نے کتنی فیصلہ کن تعلیم دی کہ لَيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ۔ انسان کیلئے وہی ہے جو اس نے کوشش کی۔ مقدر اور قسمت پر ایمان اپنی جگہ پر بالکل صحیح ہے۔ لیکن تدبیر بھی لازمی ہے اور بغیر اس کے زندگی محال ہے کسی حدیث ہی کا ٹکڑا ہے۔ التدبیر نصف العیش تدبیر نصف زندگی ہے۔ الغرض اس تحریر سے اچھی طرح ظاہر ہوگیا کہ انسان کو کبھی ہاتھ پاؤں توڑ کر نہیں بیٹھ رہنا چاہئے اور اس طرح محض غفلت سے زندگی ذلیل و خراب نہیں کرنی چاہئے بلکہ حصول مال قوت لایموت کیلئے مذہبی طور پر ضروری چیز ہے۔ ہاں اتنا یقیناً خیال رکھنا چاہئے کہ مال کے حصول کے بعد نشۂ دولت سے مخمور ہو کر خدا کو نہ بھلا دیا جائے۔ مذہبی عبادات ادا کرتے رہنا چاہئیں۔

(ترجمہ از "الفتح" مصر مع ترمیم واضافہ)

فضائل دعا اور اس کے قوانین

(از مولوی محمد ابوالخیر پرتاپ گڑھی متعلم دارالحدیث رحمانیہ بجماعت رابعہ)

ہمارے ہادیٔ برحق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں مبعوث ہو کر ایک نبی کی حیثیت سے جسقدر اصلاحیں کی ہیں وہ اپنی آپ نظیر ہیں انہیں اصلاحات میں ایک یہ بھی اصلاح تھی کہ قبل از بعثت نبوی اگرچہ لوگ خدا کے وجود کو تسلیم کرتے تھے لیکن اس کے ساتھ معبودانِ باطل کو بھی اس کا شریک سمجھتے تھے اور ان کا یہ طریقہ تھا کہ اپنی ضروری حاجات کو خود ساختہ بتوں کے سامنے پیش کرتے تھے تاکہ وہ ان کیلئے وسیلہ ہوجاویں اور ان کی آرزو کی رسائی بڑے خدا تک ہوجائے لیکن جب حضور تشریف لائے تو فرمایا لوگو تم ان خداؤں کو چھوڑ کر ایک خدا کی پرستش و عبادت کرو جو عبادت کے لائق ہے اور جس کی ہستی تمہاری تمام ضروریات پوری کرسکتی ہے چنانچہ آنحضور کے اس قول سے کفار کو بہت ہی تعجب ہوا اور انھوں نے کہا کہ ہمارے اتنے معبود ہیں تب تو ہماری حاجات پوری نہیں کی جاسکتی ہیں پھر ہم یہ کیونکر تسلیم کرلیں کہ ہمارا صرف ایک ہی خدا ہماری تمام آرزوئیں پوری کردیگا اس کے جواب میں آنحضور نے فرمایا کہ ہاں خدا کی ایسی ہستی ہے کہ اگرچہ وہ تنہا ہے لیکن وہ تمام کائنات عالم کو پیدا کرنیوالا ہے دنیا کا تمام نظام اسی کے ہاتھ میں ہے ہاں وہ خدا جسطرح ایک شہنشاہِ اعظم کی آواز و پکار کو سنتا ہے ٹھیک اسی طرح ایک اس فقیر کی آواز کو بھی سنتا ہے جو کہ گلی کوچہ کی ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے جس طرح وہ ایک امیر اور رئیس کی مہتم بالشان آرزو اور تمنا پوری کرتا ہے اسی طرح ایک